بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

غزوۂ احد میں صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جاں نثاری اور شہدائے اُحد کے بلند مقام کا ایمان افروز تذکرہ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 اپریل 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رمضان سے پہلے خطبات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کا ذکر ہو رہا تھا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بھی بیان تھا، آج بھی میں اس حوالے سے کچھ بیان کروں گا۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ کی والدہ آنحضور ﷺ کے پاس آئیں تو سعد نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ میری والدہ ہیں۔ آپ ﷺ اس وقت گھوڑے پر سوار تھے آپ نے اپنا گھوڑا روک لیا اور فرمایا کہ ان کا استقبال کرو۔ وہ قریب آئیں اور حضور ﷺ کو دیکھنے لگیں۔ آپ ﷺ نے ان کے بیٹے حضرت عمرو بن معاذؓ کی شہادت پر تعزیت فرمائی تو انہوں نے کہا کہ جب میں نے آپ کو صحیح سلامت دیکھ لیا تو میرا غم اور مصیبت سب ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں خوش خبری ہو اور باقی سب شہداء کے لواحقین کو بھی یہ خوش خبری دے دو کہ یہ سب مقتولین جنت میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور سب نے اپنے اپنے گھر والوں کے لیے بھی حق تعالیٰ سے شفاعت اور سفارش کی ہے۔

امّ سعدؓ نے عرض کیا کہ ہم سب راضی ہیں اور اس خوش خبری کے بعد بھلا کون ان پر رو سکتا ہے۔ پھر انہوں نے حضور ﷺ سے درخواست کی کہ سب شہیدوں کے پسماندگان کے لیے دعا کریں۔ چنانچہ حضور

ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کے دلوں سے غم والم کو مٹادے۔ان کی مصیبتوں کو دُور فرمادے اور شہیدوں کے جانشینوں کو ان کا بہترین جانشین بنادے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اہلِ مدینہ کی اس فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اب دیکھو! کہ وہ عورت جس کا بڑھاپے میں عصائے پیری ٹوٹ گیا تھا، کس بہادری سے کہتی ہے کہ میرے بیٹے کی موت کے غم نے مجھے کیا کھانا ہے جب رسولِ کریم ﷺ زندہ ہیں تو میں اس غم کو بھون کر کھا جاؤں گی۔

ایک دوسرے موقعے پر اسی واقعے کا ذکر کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے انصار! میری جان تم پر فدا ہو تم کتنا ثواب لے گئے۔اسی طرح صحابیاتؓ کی قربانیوں کے تناظر میں حضرت مصلح موعودؓ ایک موقعے پر احمدی خواتین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ یہی وہ عورتیں تھیں جو اسلام کی اشاعت اور تبلیغ میں مردوں کے دوش بدوش چلتی تھیں اور یہی وہ عورتیں تھیں جن پر اسلامی دنیا فخر کرتی ہے۔تمہارا بھی دعویٰ ہے کہ تم حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائی ہو اور حضرت مسیح موعودؑ حضرت رسول کریم ﷺ کے بروز ہیں گویا دوسرے لفظوں میں تم صحابیات کی بروز ہو لیکن تم صحیح طور پر بتاؤ کہ کیا تمہارے اندر دین کی خدمت کا وہی جذبہ موجزن ہے جو صحابیات میں تھا؟

حضورِ انور نے فرمایا کہ بعض واقعات کا گو پہلے ذکر ہو چکا ہے، جیسے یہ واقعہ،اس کا بھی پہلے ذکر ہو چکا ہے، لیکن یہ ایسے واقعات ہیں کہ جو بار بار اور مختلف انداز میں سُن کر ایک عجیب ایمان کی کیفیت اور جوش پیدا ہوتا ہے۔قرونِ اولیٰ کی ان جاں نثار صحابیاتؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ عیسائی دنیا مریم مگدلینی اور اس کی ساتھی خواتین کی اس بہادری پر خوش ہے کہ وہ صبح کے وقت دشمن سے چھپ کر مسیح کی قبر پر پہنچی تھیں مگر میں ان سے کہتا ہوں کہ آؤ! اور ذرا میرے محبوب کے مخلصوں اور فدائیوں کو دیکھو کہ کن حالتوں میں انہوں نے اس کا ساتھ دیا اور کن حالتوں میں انہوں نے توحید کے جھنڈے کو بلند کیا۔

جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ احد کے بعد مدینے پہنچے تو منافقین اور یہود خوشیاں منانے اور مسلمانوں کو برا بھلا کہنے لگے اور کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) بادشاہت کے طلب گار ہیں (نعوذ باللہ) اور کسی نبی نے آج تک اتنا نقصان نہیں اٹھایا جتنا انہوں نے اٹھایا ہے۔خود بھی زخمی ہوئے اور ان کے صحابہؓ بھی زخمی ہوئے اور کہتے تھے کہ

اگر تمہارے وہ لوگ جو قتل ہوئے ہمارے ساتھ رہتے تو کبھی قتل نہ ہوتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی باتیں کرنے والے منافقین کے قتل کی اجازت چاہی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ اس شہادت کا اظہار نہیں کرتے کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ کیا یہ لوگ کلمہ نہیں پڑھتے؟ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں! کلمہ تو پڑھتے ہیں مگر تلوار کے خوف سے، ورنہ منافقانہ باتیں کیوں کرتے۔ اب ان کا معاملہ ظاہر ہو گیا ہے، اور ان کے دل کی بات نکل گئی ہے، اور اللہ نے ان کے کینوں کو ظاہر کر دیا ہے اب ان سے انتقام لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کہا مجھے اس کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ بات ان نام نہاد علماء کا منہ بند کرنے کے لیے کافی ہے جو احمدیوں کے بارے میں باوجود اس کے کہ احمدیوں میں منافقت کا شائبہ تک نہیں، پھر بھی انہیں کافر قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا قتل جائز ہے۔ ان نام نہاد علماء نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے۔

شہداء احد کے جنازے کے متعلق بخاری کی روایت ہے جس سے ان شہداء کے مقام اور مرتبے کا پتا چلتا ہے۔ عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے آٹھ سال بعد احد کے شہداء کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ پھر منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میں تمہارے آگے پیش رَو ہوں گا اور میں تُم پر گواہ ہوں گا۔ تم سے ملنے کی جگہ حوض ہے اور میں اسے اپنے اس کھڑے ہونے کی جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور تمہارے متعلق مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم شرک کرو گے مگر مجھے تمہارے متعلق دنیا کا ڈر ہے کہ تم اس کے لیے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے لگو گے۔

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب مجھے احد کے شہداء یاد آتے ہیں تو خدا کی قسم! مجھے یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش میں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑ کے درّے میں ہی رہ گیا ہوتا یعنی ان کے ساتھ ہی شہید ہو گیا ہوتا۔

آنحضور ﷺ نے احد کے شہداء کی قبروں کی زیارت کی اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! بے شک میں تیرا بندہ اور نبی یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ شہید ہیں۔ جو ان کی زیارت کرے اور قیامت کے دن تک سلام بھیجے تو یہ اس کا جواب دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے لیے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا میں گواہ ہوں۔ روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے لیے تشریف لے

جایا کرتے۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد میں حضرت ابو بکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمانؓ بھی اسی طرح ان شہداء کی قبروں پر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

حضرت بِشرؓ کے والد احد میں شہید ہو گئے تھے۔ وہ اپنے والد کے لیے رو رہے تھے تب ہی رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے اور فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ میں تمہارا باپ بن جاتا ہوں اور عائشہ تمہاری ماں۔ بِشر نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! اس سے بڑھ کر اور خوشی کی کیا بات ہو گی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ جب حضرت بِشرؓ بوڑھے ہو گئے تو سارا سر سفید ہو گیا مگر وہ حصہ جہاں نبی کریم ﷺ نے دستِ مبارک رکھا تھا بالوں کا وہ حصہ سیاہ ہی رہا۔ حضرت بِشرؓ کی زبان میں لکنت تھی۔ نبی کریم ﷺ نے دم کیا تو لکنت جاتی رہی۔

یہ ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمایا کہ مشرق وسطیٰ اور دنیا کے حالات کے لیے بھی دعائیں جاری رکھیں، حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ خدشہ ہے کہ ایران پر بھی حملہ ہو اور پھر جنگ مزید پھیلے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ کل ہی یہ خبر آئی ہے کہ یمن میں کچھ اسیر ان کی رہائی ہوئی ہے، بلکہ اکثریت کی رہائی ہو گئی ہے۔ باقی جو چند رہ گئے ہیں ان کی رہائی کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ احکام کے دل ان کی طرف سے صاف کرے۔ خاص طور پر ایک خاتون ہیں، صدر لجنہ جو اسیری میں ہیں۔ ان کی جلد رہائی کے سامان اللہ تعالیٰ فرمائے۔

خطبے کے دوسرے حصے میں حضورِ انور نے دو مرحومین مکرم مصطفیٰ احمد خان صاحب ابن حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے نواسے تھے۔ مکرم ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب آف امریکہ کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا اور ان کا ذکرِ خیر فرمایا۔ حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔